دے مجھے میکدۂ خاص شریعت کی شراب　　کوزۂ دل میں مرے جلوۂ قدرت کی شراب
ساغرِ شرع میں تسلیمِ عدالت کی شراب　　جامِ کثرت میں چھلکتے ہوئے وحدت کی شراب

ساقیا مے ترے ہاتھوں سے اگر آج ملے
مصطفیٰ کو درِ میخانہ پہ معراج ملے

ہاں پلا خوشۂ انگورِ عقیدت کی شراب　　یعنی خمخانۂ خضرائے محبت کی شراب
گلِ نرگس کی مہکتی ہوئی نکہت کی شراب　　دورِ غیبت میں چھلکتی ہوئی عصمت کی شراب

دے دے میکش کو جو مدت سے بھرا رکھا ہے
بارھواں جام جسے تو نے چھپا رکھا ہے

زندگی ہے مری اس جامِ حسیں میں مضمر　　یہی ساغر ہے مرے کشتیٔ دل کا لنگر
بحرِ عالم میں نہیں ہے کوئی اس سے بہتر　　قلزمِ آلِ نبی کا ہے یہ نایاب گہر

اپنا سرتاج سمجھتا ہے زمانہ اس کو
جہل کی موت مرا جس نے نہ جانا اس کو

جشنِ میلاد میں کیوں لوں نہ وہ جامِ تطہیر　　رجس سے جو ہے بری نور سے جس کی تعمیر
بادہ کش دیکھ بڑھا دستِ امیر ابنِ امیر　　تہنیت خواں و بگو صلِّ علیٰ جام بگیر

ایں عطا است کہ از دستِ عطا می آید
دولتِ کون و مکاں سوئے گدا می آید

مصطفیٰ عرض کر آقا سے کہ اے کل کے امیر　　ابنِ مداح فقیروں میں ہے چھوٹا سا فقیر
جس کو سب کہتے ہیں سرکارِ امامت کا نصیر　　فاضلِ طینتِ حضرت سے ہوا جس کا خمیر

جلوہ زا اس پہ سدا شاہ کا اقبال رہے
خلق میں لال مرا تا صد و سی سال رہے

www.emarsiya.com

مسدس

آج ہے جستجوئے میکدہ آرائے سخن　　بھر دے اے دل مئے مضموں سے تو مینائے سخن
طالبِ جامِ سخن ہیں لبِ شیدائے سخن　　تو لبالب انھیں دے ساغرِ صہبائے سخن

بوئے عمدہ سے اسے لوگ مہکتا دیکھیں
سب کے سب جامِ سخن آج چھلکتا دیکھیں

محتسب کھول دے میخانۂ گلزار کا در　　تھوڑے ہی عرصے میں ہے آمدِ ساقی کی خبر
تو بھی سن لینا ذرا لحنِ عنادل چل کر　　دیکھنا رقص میں طاؤس کے دم کا وہ چنور

لو وہ دینے کیلئے سب کو گلابی آیا
شکر سبزانِ چمن کرتے ہیں ساقی آیا

ڈالیاں لے کے کٹوروں کو جھکی ہیں ہر سو　　ہیں حسینانِ چمن جمع لیے جام و سبو
کوئی ساقی کو پکارا بہ صدائے کو کو　　پی رہا ہے کہیں مے کوئی حسیں کر کے وضو

کہہ کے یہ سب سے صبا صحن میں اٹھلائی ہے
آج میخانۂ گلشن میں بہار آئی ہے

سیر ہوتا ہے مئے سرخ سے ہر اک گلفام　　فیض سے ساقی کے گلزار میں لٹتی ہے مدام
ہر طرف جشنِ طرب میں ہیں یہاں خاص و عام　　مگر اک دوسرے گلشن کا تو برہم ہے نظام

رنج و غم کا ہے سماں لحن نہیں ساز نہیں
یاں تبسم کا کسی غنچہ پہ انداز نہیں

جس طرف دیکھو نظر آتا ہے غم کا منظر　　قمریاں بیٹھی ہیں شاخوں پہ جھکائے ہوئے سر
سرو استادہ ہے خاموش لئے داغِ جگر　　رات بھر روئی ہے گلزار میں شبنم یکسر
ہجرِ جاناں نے ہر اک دل میں جگہ پائی ہے
صبح سے بادِ بہاری بھی نہیں آئی ہے

گُم ہوا کون جو ہے چاک یہ سب دامنِ گل　　کس کی فرقت میں پریشان ہے زلفِ سنبل
کیوں سنورتے نہیں اب شاہدِ گُل کے کاکُل　　ماجرا کیا ہے جو اس درجہ ہے نالاں بلبل
ہجر کس کا ہے جو رو رو کے وہ جاں کھوتا ہے
کھل گیا اب گُلِ نرگس کہیں پوشیدہ ہے

خضر سے کہہ دو بتا دیں اسے خضریٰ کی وہ راہ　　بے گئے وہاں پہ سدھرنے کا نہیں حالِ تباہ
آج تو وہاں بھی نہیں جانے کی حاجت واللہ　　سامرہ تک اسے پہنچا دو تم اے عالی جاہ
جستجو ہے اسے جس گل کی وہاں پائے گا
گود میں حضرتِ نرجسؑ کے وہ مل جائے گا

شاد ہیں اہلِ ولا روزِ مسرت ہے آج　　بارہویں شاہ امامت کی ولادت ہے آج
رات سے بارشِ بارانِ برأت ہے آج　　کس قدر جوش پہ اللہ کی رحمت ہے آج
چرخ ہے گوہرِ نیسانِ کرم برسے ہیں
شب میں رحمن نے مُردوں کے گنہ بخشے ہیں

صاحب العصر و ابو القاسمِ آلِ اطیاب　　حجت و منتظر و قائم و مہدی القاب
بچپنے ہی سے ملی آپ کو قرآں سی کتاب　　تاقیامت نہیں ہے آپ کی عصمت کا جواب
ابنِ مریمؑ نے جو خالق سے نبوت پائی
پانچویں سال میں حضرت نے امامت پائی

www.emarsiya.com

جو ملی نہج بلاغت سے بلاغت ایسی　　جدِ اعلیٰ سے مشابہ جو ہے صورت ایسی
سورۂ دہر ثنا خواں ہوا سیرت ایسی　　مقتدی حضرتِ عیسیٰ ہوں امامت ایسی
اس نبوت سے ہے قائمؑ کی امامت بہتر
عصمتِ عیسوی سے آپ کی عصمت بہتر

حامیٔ قوتِ حیدرؑ پہ شجاعت نازاں　　طاہر ایسے ہیں کہ خود حقِ طہارت نازاں
رہنما ایسے کہ ہوں خضرِ شریعت نازاں　　ہاشمی پھول ہیں کیوں ہو نہ سیادت نازاں
وارثِ سیدہؑ و ختمِ رسلؐ ہیں حضرت
جس کا بلبل دلِ شبیرؑ وہ گُل ہیں حضرت

کیوں نہ ہم رند کریں اس کو عقیدت کا خراج　　جس کے دم سے ہوا اسلام کو عالم میں رواج
جس کی خاطر ہوئی تبلیغِ رسالت محتاج　　روزِ خم اپنا نبیؐ نے جسے پہنا دیا تاج
ہاں بعینہ وہی منصب کی فضیلت ہوتی
وہ نبیؐ ہوتا جو دنیا میں نبوت ہوتی

جانشیں ختم رسل کا تو بنایا گیا جب　　راضی اللہ تھا اربابِ ولا شاد تھے سب
اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر تجھے اے فخرِ عرب　　دے دیا احمدِؐ مختار نے مولا کا لقب
تھا یہ ارشادِ نبیؐ حق کے ولی ہیں مولا
جس کا مولا میں ہوں اس کے یہ علیؑ ہیں مولا

بارک اللہ ملی خم میں ولایت تجھ کو　　راس آئے یہ رسالت کی وصایت تجھ کو
مل گیا خم میں قلمدانِ وزارت تجھ کو　　بے ریا دیتا ہوں نذرانۂ بیعت تجھ کو
ایک رہتا ہے مرا ظاہر و باطن ساقی
میں تو کہتا نہیں بخٍ لک بخٍ ساقی

جس کے ماں باپ رہے حامیٔ دینِ اسلام　　جس کے دو بیٹے امام اور وہ خود بھی تھا امام
گیارہ معصوم ہوئے نسل میں جس کے وہ ہمام　　جس کے قائم سے ہے کونین میں عصمت کو قیام
جس کو قدرت نے نگاہوں سے ہٹا رکھا ہے
شانِ محبوبی سے پردے میں چھپا رکھا ہے

گو کہ ممکن نہیں ہم سے صفتِ ابنِ حسنؑ　　ہے شب و روز یہی مشغلۂ فکر و دہن
ہم سمجھتے ہیں اسی شغل کو کارِ حسنؑ　　مدحِ ممدوح کیا کرتے ہیں مُہما امکُن
دلِ شاعر کیلئے مشغلہ پیارا ہے یہی
اپنے عقبیٰ کے بنانے کا سہارا ہے یہی

وہی قائم جو ہے دنیا میں رئیسِ ملت　　وہی قائم جو ہے محبوبِ خدا کی عترت
جس کو قرآن و شریعت سے ہے بے حد قربت　　وہی قائم جو ہے دامانِ علیؑ کی دولت
جس کے کاشانے کو عصمت گہہ شاہی کہیے
وہی قائم جسے اسرارِ الٰہی کہیے

آپ قائم ہیں تو احمدؐ کی ہے عترت قائم　　آپ قائم ہیں تو شبرؑ کی مروّت قائم
آپ قائم ہیں تو حیدرؑ کی جلالت قائم　　آپ قائم ہیں تو زہراؑ کی طہارت قائم
کیسے قائم رہے دنیا جو یہ رحمت نہ رہے
غیر ممکن ہے کہ اللہ کی حجت نہ رہے

آپ گر ہیں تو پیمبرؐ کی صداقت محفوظ　　آپ زندہ ہیں تو پھر علم و عبادت محفوظ
آپ موجود تو دنیا میں ہدایت محفوظ　　آپ کی شان سے ہے شانِ رسالت محفوظ
بہرِ مخلوق ہے اربابِ ہدا کا سایہ
جسمِ بے سایۂ قائم ہے خدا کا سایہ

www.emarsiya.com

جس سے قائم ہے زمانے میں قعود اور قیام　　وادیِ عالیِ خضریٰ میں ہے جس شہ کا قیام
ذات پر جس کی ہوا ختم غدیری پیغام　　جس کی منصوص من اللہ امامت وہ امام
باخبر ہیں درِ تفسیر پرکھنے والے
ڈوب کر معنیٔ قرآں کو سمجھنے والے

ہے ہر اک چیز سے دنیا میں خوشی کا اظہار　　صبح یہ سال گرہ کی یہ فضائے گلزار
چشم نظارہ ہے وا قسمتِ بلبل بیدار　　رونق افزائے چمن ہے گلِ نرگس کی بہار
دُرِّ مقصود سے پُر ہے جزوِ گل کا دامن
خار کی نوک سے محفوظ ہے گل کا دامن

تھی بہر وجہ دلہن تا بہ سحر آج کی رات　　تابشِ نور تھی تا حدِّ نظر آج کی رات
چمکا دنیا میں امامت کا قمر آج کی رات　　عسکریؑ پا گئے حجت سا پسر آج کی رات
دال ہے قولِ شہنشاہِ رسالت جس پر
یہ وہ قائم ہے ہوئی ختم نبوت جس پر

آج وہ دن ہے کہ مسرور ہیں اہلِ عرفاں　　نرجسؑ و عسکریؑ پاک و حکیمہؑ شاداں
ہمرہِ نورِ سحر نورِ الٰہی تھا عیاں　　پورے خالق نے کیے کتنے دلوں کے ارماں
خواب نرجسؑ کو بہ تعبیر عنادل کر دی
مانگ صندل سے بھری لال سے گودی بھر دی

یہ شب و روزِ مسرت ہے عجب لیل و نہار　　شب شبِ قدر کے ہم قدر تو دن عید آثار
آ کے کہتے ہیں زمیں پر یہ ملائک ہر بار　　حبّذا اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُور الاطہار
روشنی حق کی ہوئی نورِ دل آرا چمکا
مشرقِ علمِ امامت کا ستارا چمکا

امرِ باطل ہے وجودِ شہِ دیں سے انکار　　جذبِ کامل ہو تو خود جلوہ دکھائیں سرکار
گاہے ماہے تو ہوا کرتا ہے اب بھی دیدار　　ہے قصور ان کا جو محرومِ نظر ہیں اغیار
چاہئے بہرِ نظر جذب کو کامل کر لیں
آنکھیں ناقص ہیں ابھی دید کے قابل کر لیں

سب سے پہلے کیا توحیدِ خدا کا اقرار　　پھر شہادت دی کہ دادا ہیں رسولِ مختار
اور حیدرؑ ہیں وصی ان کے ولیٔ غفار　　اک کے بعد ایک ہوا یوں ہی جہاں کا سردار
اپنے اسلافِ مطہر کی نشاشت پائی
وعدہ پورا ہوا خالق کا خلافت پائی

ہٹ گیا جائے معیّن سے جو سنگِ اسود　　کر گیا نصب اسے نائبِ خلّاقِ صمد
اہلِ بینش کیلئے مل گئی خوب اس کی سند　　مردے از غیب بروں آید و کارے بکند
امرِ حق کیلئے غیبت میں بھی کام آتے ہیں
وقت پڑتا ہے تو اس طرح امام آتے ہیں

مستفیض آپ سے اربابِ ولا ہوتے ہیں　　غنچۂ خاطرِ عشّاق بھی وا ہوتے ہیں
حُسنِ اخلاص سے نالے جو رسا ہوتے ہیں　　شہ کی سرکار میں مقبول سدا ہوتے ہیں
اپنے ارمانوں کو لکھ کر سوئے آقا بھیجو
آ پڑے جب کوئی مشکل تو عریضہ بھیجو

شفقتیں کتنی حضور آپ بھی فرماتے ہیں　　عرضیاں اپنے طلبگاروں کی منگواتے ہیں
اہنِ روح آپ کے دربار میں لے جاتے ہیں　　شکر ہے گوہرِ مقصد وہیں ہاتھ آتے ہیں
ہم گنہگاروں کی حاجت کو روا کرتے ہیں
اپنے شیعوں کیلئے آپ دعا کرتے ہیں

www.emarsiya.com

نہیں معلوم مشیت کو ہے کب تک منظور　　اور کب غیبتِ کبریٰ سے ہو آقا کا ظہور
دل یہ کہتا ہے مگر وقت نہیں ہے کچھ دور　　جلد ہی پردۂ غیبت سے اب آئیں گے حضور
ظلم سے زلفِ عدالت کو پریشانی ہے
کفر و بدعت کی زمانے میں فراوانی ہے

حکمرانی کیلئے آئے گا جس دم یہ ہمام　　ٹوٹ جائے گا کمینوں کی حکومت کا نظام
تفرقے مذہبِ ملت کے فروہوں گے تمام　　شرق اور غرب میں ہوگا بس اک اللہ کا نام
ہر طرف تذکرۂ وحدت داور ہوگا
حکمرانِ دو جہاں جانِ پیمبرؐ ہوگا

پایۂ تخت بنے گا وہی ارضِ کوفہ　　مسند آرائے خلافت تھے جہاں پر دادا
شان بتلائے گا پوتا ہی اسی سطوت کا　　ہوگا ظاہر یہ تکلّم سے علیؑ ہیں گویا
ہر طرف جدِّ معظم کی وراثت پائی
آج حقدارِ خلافت نے خلافت پائی

حسبِ فرمانِ خدا طرزِ حکومت ہوگا　　ہاتھ کا ہاتھ تو سر سر کا بنے گا بدلہ
کانپتے ہوں گے مکافات سے سب اہلِ جفا　　صاحبِ ارث کرے گا طلبِ خون بہا
سارق اس روز بھلا چھپ کے کہاں جائیں گے
دعوت نقب کی قرآں سے سزا پائیں گے

ہیں یہی منتقمِ خونِ تمامی اجداد　　گلِ نرگسؑ سے ہے وابستہ ہزاروں کی مراد
بھیج دے پردۂ غیبت سے انھیں ربِّ عباد　　ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمیں باد
اہلِ دل منتظرِ پاک کا جلوا دیکھیں
ہو بہو احمدِؐ مرسل کا سراپا دیکھیں

ہوگی ہر اک کی عدالت سے سزا اور جزا　　داد و انصاف سے پُر ہوگا زمانہ سارا
کوئی محتاج نہ مقروض رہے گا اصلا　　ہوگی ناپید زمانے سے تعدّی و جفا

لاکھ دنیا میں کرے نشر و اشاعت کوئی　　نسخے کام آئیں گے اس روز نہ حکمت کوئی
نبض آئے گی سمجھ میں نہ طبیعت کوئی　　نقشِ تعویذ سے ہوگی نہ حفاظت کوئی

آج ہی کرلے تو عصیاں کا مداوا ہوگا
ورنہ من کان کا مصداق وہ اعمیٰ ہوگا

منکرِ حق و صداقت بھی سزا پائے گا　　ناشرِ غی و ضلالت بھی سزا پائے گا
رہ زنِ راہِ شریعت بھی سزا پائے گا　　باغیٔ باغِ امامت بھی سزا پائے گا

ہوں گے معتوب حقائق کو چھپانے والے
تفرقے ڈال کے ملّت کو مٹانے والے

کار فرمائے جہاں حکمِ الٰہی ہوگا　　عدل سے فیصلۂ ہر مہ و ماہی ہوگا
بند بے شبہہ و شک فعلِ نواہی ہوگا　　واجب القتل ہر اک دشمنِ شاہی ہوگا

دل کی گہرائیوں کے بھید لیے جائیں گے
نظری ہو کے عدو کاٹ دیئے جائیں گے

ساقیا بزمِ مسرت میں ہے اب تیرا کام　　ہمہ تن شوق بنے ہیں ترے دیرینہ غلام
جامِ نادیدہ عطا کر دے زروئے انعام　　خواہشِ بادہ کشی ہے ترے رندوں کو مدام

پینے والوں کو جو وہ ساغرِ مُل مِل جائے
غلغلہ بزم کا تا صاحبِ محفل جائے

www.emarsiya.com

ساقیا دیر نہ کر شیشہ و ساغر کی قسم　　تجھ کو مینا کی قسم بادۂ اطہر کی قسم
کیا کہوں اور میں اب عارضِ دلبر کی قسم　　یاد رکھ ساقی تجھے ساقیِ کوثر کی قسم

پینے والا ہوں کئی پشت کا جلدی دے دے
صاف شیشے میں مجھے بھر کے گلابی دے دے

تیرے میخانے میں جس مے کا ہے دستور وہ مے　　شہرِ عصمت میں ازل سے جو ہے مشہور وہ مے
مندمل کر دے جو بہتا ہوا ناسور وہ مے　　زخمِ دل پر جو میرے باندھ دے انگور وہ مے

حکماء رافعِ آلام و تعب کہتے ہیں
کہنہ میخوار جسے بنتِ عنب کہتے ہیں

اہلِ دل اس کو سمجھتے ہیں رگِ دل ساقی　　دشمن و دوست میں یہ ہے حدِ فاصل ساقی
خم میں تھا اس کا شرف دید کے قابل ساقی　　اس کے چھینٹے جو پڑے دیں ہوا کامل ساقی

ہوگیا بختِ رسا اوج پہ اسلام ہوا
اسی دن نعمتِ اللہ کا اتمام ہوا

ساقیا جو مری بگڑی کو بنالے وہ جام　　دلِ میکش کو جو تا عرش اُچھالے وہ جام
ڈگمگاتا ہوا ایماں جو سنبھالے وہ جام　　خم کے میداں میں جو زاہد بھی اُٹھالے وہ جام

جس کا پینا ترے مشرب کے مطابق ہوجائے
تھام کے چھوڑے جو ساغر تو منافق ہوجائے

دے وہ مے چاہ میں جس مے کے ہے آبِ حیواں　　حوریں گردیدہ ہیں جس کی تو ملائک قرباں
مصر میں جس کے کرشمے ہوئے رندوں پہ عیاں　　پی لے گر شیب تو ہوجائے نئے سر سے جواں

تازہ دم ہو کے طبیعت میں روانی پائی
جب یہ مے پی تو زلیخا نے جوانی پائی

کشتی نوحؑ کی جو ہوگئی لنگر وہ شراب　　جس سے مفتوح ہوا قلعۂ خیبر وہ شراب
نام جس مے کا ہوا الفتِ حیدرؑ وہ شراب　　جس کی تلچھٹ کو کہا جاتا ہے کوثر وہ شراب
دردآشاموں کی جاں جس سے لڑی ہے ساقی
تیرے میخانے میں جو سب سے کڑی ہے ساقی

جو ہے کونین میں قرآنِ مجسم وہ شراب　　جو رہی ہم نَفَسِ حضرتِ خاتم وہ شراب
جس نے لہرا دیا تطہیر کا پرچم وہ شراب　　سیدہؑ کہتی ہیں اپنا جسے محرم وہ شراب
محترم جان کے باجذبِ دلی پیتی تھیں
بیتِ عصمت میں جسے بنتِ نبیؐ پیتی تھیں

جس کو احمدؐ نے تجھے لا کے پلایا وہی جام　　شبِ معراج میں پردے سے جو آیا وہی جام
خود جسے خالقِ یکتا نے سجایا وہی جام　　عرش پر کرسی نشیں نے جسے پایا وہی جام
جس کے لینے کو فلک پر شہِ کونین گئے
حدِّ رفعت نہیں تا منزلِ قوسین گئے

جو ہے شیعوں کیلئے چشمۂ رحمت وہی جام　　جس سے ہوجاتی ہے محشر میں شفاعت وہی جام
جس کے ہر قطرے میں ہے تیری محبت وہی جاؑم　　جس کو قرآں نے کہا اجرِ رسالت وہی جام
دشمن و دوست کو جو جام جدا کرتا ہے
وہی مے جس کی ثنا آپ خدا کرتا ہے

مہرِ انور کی طرح جس میں چمک ہو ساقی　　نازک اتنا ہو کہ ساغر میں لچک ہو ساقی
بو وہ جس میں گلِ نرجسؑ کی مہک ہو ساقی　　سرخ ہو جائے بدن ایسی دمک ہو ساقی
پھر ہمیشہ کے لیے مست شرابی ہو جائے
تیرے ہاتھوں سے جو پاؤں تو گلابی ہو جائے

www.emarsiya.com

طالب اس جامِ تولیٰ کے تھے سب پیغمبر　　اور ہر ایک نے پایا بھی بہ فضلِ داور
مہ کنعاں بھی رہے چاہ میں اس کے اکثر　　ہاتھ آئی تو ضرور ان کو یہ مے پاک گہر
انھیں لیکن نہ ملی عام سے میخوانوں میں
یہ تو مے بکتی نہیں مصر کے بازاروں میں

ہاں ملی اُن کو جو آئے وہ سوئے بیتِ رسولؐ　　اس کا ساقی ہے شہنشاہِ اُمم زوجِ بتولؑ
سب سے پہلے جو ہوا باغِ امامت کا پھول　　نامِ نامی سے ہے جس شہ کے دعائیں مقبول
جس کی مداحی کا جنت میں ثمر ملتا ہے
ایک اک بیت پہ مداح کو گھر ملتا ہے

تو نے پی کر جسے توڑا درِ خیبر ساقی　　ایک دم میں ہوئے دو مرحب و عنتر ساقی
اللہ اللہ بُرشِ سیفِ دو پیکر ساقی　　کٹ گیا تیغ سے جبریل کا شہپر ساقی
اپنے کردار کا ہر ایک مزا سہتا ہے
عاقل اس جا پہ چراکارِ کند کہتا ہے

کیا کہوں کتنا ہے اس جام میں جلوا ساقی　　دیکھ کر طور پر غش ہوگئے موسیٰؑ ساقی
ہیں اسی جام کے بیمار مسیحاؑ ساقی　　آسماں پر ہیں اسی جام کے جویا ساقی
چرخِ چارم سے وہ اس مے کی تمنا لے کر
آئیں گے کعبہ میں اک روز مصلّی لے کر

کس طرح ہو ترے میخانے کی میکش سے ثنا　　اس کی تعریف کیا کرتے ہیں خاصانِ خدا
یہ ہے وہ میکدہ آتے ہیں جہاں اہلِ ولا　　یہاں وہ مے ہے جسے پیتی ہیں جنابِ زہراؑ
شاہِ دیں جانِ نبیؐ حق کا ولی کہتے ہیں
اسی میخانے کے ساقی کو علیؑ کہتے ہیں

ساقیا دیر سے بیٹھا ہے یہ تیرا میخوار　　کرنہ تاخیر زیادہ کہ ہے اب وقتِ خُمار
جام اٹھا جلد ترے ہاتھوں پہ میکش ہو نثار　　شوق ہے طبع سخنور کو یہ اے عرش وقار
جس قدر ہو سکے پھر مدحتِ مولا لکھوں
پی کے ساغر میں ترا آج سراپا لکھوں

پر رقم کیا ہوا سراپا ترا اے شاہِ زمن　　کام ہے کس کی زباں کا جو کرے مدحِ دہن
کہتے ہیں کانِ جواہر اسے سب اہلِ سخن　　ہیں اسی کے دُرِ دنداں پہ فدا دُرِّ عدن
بحرِ عالم میں نہیں گوہرِ غلطاں ایسے
صدف ایسا ہو تو ہوں لولو و مرجاں ایسے

ساقیا بڑھتا ہے رہ رہ کے مرا نورِ بصر　　تیری آنکھوں پہ جو ہے چشمِ تصور کی نظر
ہر طرف جمع ہے مژگاں صفِ لشکر لے کر　　مستِ ناز ایک ہے اور گرد ہزاروں خنجر
عقل حیراں ہے کہ اس چشم کو میں کیا لکھوں
آنکھیں بیمار ہوں گر مردمِ بینا لکھوں

ذات وہ ذات کہ اللہ کی رحمت کہیے　　حبۂ صاف جسے لوح امامت کہیے
قدمِ پاک جسے رکنِ ہدایت کہیے　　خاتمِ بے بدلِ مہرِ نبوت کہیے
پائے اقدس شرف ایسا جسے ہاتھ آیا ہے
ہاتھ وہ جس نے ید اللہ لقب پایا ہے

ساقیا دیر نہ کر بہرِ خداوندِ قدیر　　گیارھواں جام پئے ہوگئی مجھ کو تاخیر
مصطفیٰؐ دیر سے بیٹھا ہے سن اے گُل کے امیر　　اک نظر فیض کی اے احمدِ مرسلؐ کے وزیر
دے دے میکش کو جو مدّت سے سجا رکھا ہے
بارھواں جام جسے تو نے چھپا رکھا ہے

www.emarsiya.com

مسدس

اے طبعِ سخن سنج دکھا اپنا نظام آج　　پھر نرگسِ تشبیہ سے بس جائے مشام آج
ہے لطف تو جب جزو سے کل کا چلے کام آج　　پاکیزہ رہے رجسِ تنافر سے کلام آج
نوعیتِ ایہامِ تناسب بھی عیاں ہو
پھر مرکبِ تجنیس مرکب سے رواں ہو

بندش میں وہ قدرت ہو جو ندرت کا پتہ دے　　تقطیع کسی حرف کو بے جا نہ گرا دے
تصریح سے کچھ بڑھ کے کنایہ بھی مزا دے　　ایطائے جلی آ کے نہ لفظوں کو گرا دے
طے کر لے سبب راستہ ہر رکنِ سخن کا
دوشیزۂ تنسیق میں جلوہ ہو دلہن کا

اے ذہن پرو گوہرِ غلطانِ تسلسل　　سب دیکھیں رخِ مہوشِ مضموں کا تجمل
ہوں لیلیٰ افکار کا گردیدۂ کاکُل　　پھر شوخ مزاجی کو ملے لطفِ تغزل
کچھ دیر غمِ ہجر سے دل اپنا ہٹا لے
بیٹھا رہوں میں سائے میں گھنگور گھٹا کے

آج اہلِ نظر نظم کا معیار بھی دیکھیں　　پروازِ پرِ طائرِ افکار بھی دیکھیں
سب سلسلہ گوہرِ شہوار بھی دیکھیں　　ہم ذوقِ سخن فہمیٔ حضار بھی دیکھیں
انصاف سے کانوں میں صدائے حَسَنؑ آئے
پابندِ غلو ہو کے نہ دادِ سخن آئے